احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 16 جنوری 2015ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 16 جنوری 2015ء 24 ربیع الاول 1436 ہجری 16 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 14

تقویٰ پر کاربند ہو جاؤ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو۔ (المائدہ:36)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’اس زمانہ میں مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دُعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دُعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شئے قرار دیا جاتا ہے یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے۔ یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی لیے قائم کیا ہے۔ تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 521)

’’اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔‘‘ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 473)

’’یاد رکھو کہ یہ جماعت اس بات کے واسطے نہیں کہ دولت اور دنیا داری ترقی کرے اور زندگی آرام سے گزرے۔ ایسے شخص سے تو خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ چاہئے کہ صحابہؓ کی زندگی کو دیکھو، وہ زندگی سے پیار نہ کرتے تھے۔ ہر وقت مرنے کے لئے تیار تھے۔ بیعت کے معنے ہیں اپنی جان کو بیچ دینا۔ جب انسان زندگی کو وقف کر چکا تو پھر دنیا کے ذکر کو درمیان میں کیوں لاتا ہے؟ ایسا آدمی تو صرف رسمی بیعت کرتا ہے۔ وہ تو کل بھی گیا اور آج بھی گیا۔ یہاں تو صرف ایسا شخص رہ سکتا ہے جو ایمان کو درست کرنا چاہے۔ انسان کو چاہیئے کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے۔ وہ تو ایسے تھے کہ بعض مر چکے تھے اور بعض مرنے کے لیے تیار بیٹھے تھے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کے سوائے بات نہیں بن سکتی......‘‘ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 504)

’’ہم خدا تعالیٰ کے فضل وکرم، قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اس لئے قائم کیا ہے تا وہ (دین) کی سچائی پر زندہ گواہ ہو اور ثابت کرے کہ وہ برکات اور آثار اس وقت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں جو تیرہ سو برس پہلے ظاہر ہوتے تھے، چنانچہ صد ہا نشان اس وقت تک ظاہر ہو چکے ہیں......‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 27)

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2015ء کا پہلا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 13 تا 19 فروری 2015ء منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران و سیکرٹریانِ تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ ہفتہ قرآن کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فردِ جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ دوران ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔ ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن کلاسز اور ترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دورانِ ہفتہ جاری کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکاتِ قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔ دورانِ ہفتہ فضائلِ قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ فروری 2015ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی)

خطبہ نکاح مورخہ 27۔اپریل 2013ء

بیان فرمودہ: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27۔اپریل 2013ء کو بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ نکاح بابرکت فرمائے۔ پہلا نکاح عزیزہ بشریٰ بدر واقفہ نو بنت مکرم اعجاز منظور صاحب ناروے کا عزیزم محمد غالب جاوید مربی سلسلہ ابن مکرم جاوید چوہدری صاحب ناروے کے ساتھ ساڑھے تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ غالب جاوید جامعہ یوکے سے فارغ ہونے والے پہلے Batch کے طالبعلم ہیں۔ اللہ کے فضل سے اس وقت پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں کام کررہے ہیں اور بڑے اخلاص سے کام کررہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: واقف زندگی لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی ہمیشہ یادرکھنا چاہئے کہ دوسروں کی نسبت ان کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ ان کے عملی نمونے دیکھ کر دوسروں نے بھی نصیحت پکڑنی ہوتی ہے اس لئے چاہے وہ گھریلو معاملات ہوں یا باہر کے ہر معاملہ میں واقف زندگی کو اپنا نمونہ قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ ثوبیہ مخدوم واقفہ نو بنت مکرم محمد ذوالقرنین مخدوم صاحب لندن کا ہے۔ان کا نکاح عزیزم شیخ عبدالحنان جو واقف نو ہیں اور جامعہ احمدیہ جرمنی کے طالبعلم ہیں اور مکرم شیخ عبدالرؤف صاحب کے بیٹے ہیں کے ساتھ چار ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ انیلہ بشارت کا ہے جو مکرم بشارت احمد صاحب کارکن جامعہ یوکے کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم عبدالقوی طارق ابن مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب کے ساتھ پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ مائدہ عثمان بنت مکرم طارق عثمان صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم آفاق احمد مشتاق کے ساتھ آٹھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے، جو واقف نو ہیں اور محمود مشتاق صاحب جرمنی کے بیٹے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ حانیہ لطیف شیخ کا ہے جو واقفہ نو ہیں اور مکرم رضوان لطیف شیخ صاحب کینیڈا کی بیٹی ہیں۔ان کا نکاح عزیزم عطاء البصیر ابن مکرم فضل احمد صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم یوکے کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل مکرم مبشر احمد صاحب ظفر ہیں۔ ولی نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ لائلہ دین بنت مکرم بشیر الدین صاحب کا عزیزم غالب احمد شیخ ابن مکرم رفیق احمد شیخ صاحب جرمنی کے ساتھ گیارہ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس نکاح کے فریقین میں ایجاب وقبول کے دوران حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کون سے ہیں؟ جو دارالصدر شمالی میں رہتے ہیں۔ وہی ہیں نا؟ عرض کی گئی کہ جی حضور، وہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صائمہ احمد بنت مکرم سعید احمد صاحب کا ہے جو عزیزم عدیل احمد ابن مکرم شفیق احمد صاحب سربٹن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ سمیرہ مبارکہ کھوکھر بنت مکرم ملک حفیظ احمد کھوکھر صاحب لندن کا ہے جو عزیزم فرید احمد مرزا ابن مکرم سعید احمد مرزا صاحب لندن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نائلہ ملک بنت مکرم ارشد شہباز صاحب کا ہے۔ ان کا نکاح مکرم David Joseph Quoil son of Mr Michael Quoil of Germany کے ساتھ بیس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور حق مہر کی رقم یورو کی بجائے پاؤنڈ میں بیان فرما دی تو اس پر دلہن کے والد نے عرض کی کہ حضور حق مہر یورو میں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: Sorry یورو میں ہے۔ آپ اپنے داماد کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔

بعد ازاں دلہے سے انگریزی زبان میں ایجاب وقبول کے بعد حضور انور نے فرمایا:

Allah bless your Nikah in every respect.

تمام نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب۔ مربی سلسلہ)

رود چناب پر حضرت مصلح موعود کی سیر

(جو حضور کے سامنے پڑھی گئی)

رود چناب رحمتِ پروردگار دیکھ
کتنے ہیں خوش نصیب یہ تیرے کنار دیکھ

پرچم اُڑے گا جس کی ظفر کا جہان میں
اُترا ترے کنارے ہے وہ شہسوار دیکھ

دیکھے ہیں تیری آنکھ نے لاکھوں حسین سین
منظر مگر ہے آج کا کیا شاندار دیکھ

وابستہ تیرے نام سے ہے داستانِ عشق
اس داستانِ عشق کی رنگیں بہار دیکھ

محمود غزنوی کا تعارف تجھے نصیب
محمودِ احمدی کا رُخِ تابدار دیکھ

اُس غزنوی کے ساتھ تھی تلوار کی چمک
اِس احمدی میں نورِ خُدا آشکار دیکھ

ٹوٹی ہوئی ہے تیری بھی زنجیر مَوج آج
یعنی اسیر ہونے لگے رُستگار دیکھ

صدیوں کی انتظار نے بخشا ہے یہ گُہر
ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ

مدّت سے ہے اسیرِ کمندِ ہوا ظفؔر
آقا بچشمِ لُطف اِدھر ایک بار دیکھ

ظفر محمد ظفر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم منور علی شاہد، سابق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

صدسالہ تقریبات جلسہ اعظم مذاہب عالم اور

جماعت احمدیہ لاہور کا اعزاز

1896ء کا سال مذاہب عالم کی تاریخ میں ہمیشہ بالا رہے گا کیونکہ اس سال ماہ دسمبر کی 26، 27، 28 کی تاریخوں کو ٹاؤن ہال لاہور میں منعقد ہونے والی مذاہب عالم کانفرنس میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک ایسا معرکۃ الآراء مضمون پڑھا گیا تھا جو کہ کانفرنس میں شامل دیگر تمام مذاہب کے مقابلہ میں غیر معمولی شان وشوکت کے ساتھ بالا رہا تھا۔ یہ مضمون منشاءالٰہی کے تابع تھا اور بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے کانفرنس کے انعقاد سے پہلے ہی ایک اشتہار کے ذریعے اس امر کا اعلان کر دیا گیا تھا کہ اس کانفرنس میں پڑھا جانے والا مضمون بالا رہے گا۔

تاریخ میں محفوظ پس منظر کے مطابق اس وقت کے ایک معزز ہندو فرد سوامی شوگن چندر نے ایک تجویز پیش کی تھی کہ تمام مذاہب اپنے اپنے مذاہب کی خصوصیات بیان کریں اور اس کے لئے انہوں نے پانچ بنیادی سوالات رکھے تھے جن کے جوابات اپنے مذہب کی تعلیمات کے مطابق دینا تھے۔ بانی سلسلہ عالیہ نے اس تجویز کو بہت پسند فرمایا تھا۔ کیونکہ اس طرح پُرامن طریق سے دین کے فلسفہ حیات کو احسن طریق سے دیگر مذاہب عالم کے مقابل پیش کیا جاسکتا تھا۔ پانچ بنیادی سوالات یہ تھے۔

1۔ انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں
2۔ انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ
3۔ دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے اور وہ غرض کس طرح پوری ہوسکتی ہے؟
4۔ کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے؟
5۔ علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا کیا ہیں

حضرت مسیح موعودؑ کا مضمون جو اس کانفرنس میں پڑھا گیا تھا وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے مشہور ہے۔ 1996ء دنیا بھر میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے حوالے سے تاریخی اور یادگار تقریبات منعقد ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایات کی روشنی میں اس مضمون کا دنیا کی دیگر بڑی بڑی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا اور اس کو اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد میں غیر معمولی تعداد میں تقسیم کیا گیا اسی طرح جماعت کے اندر، ذیلی تنظیموں سمیت اسلامی اصول کی فلاسفی کا وسیع پیمانے پر اور بار بار مطالعہ کرایا گیا، مضامین لکھوائے گئے، کوئیز مقابلے ہوئے اور یادگار سیمینارز منعقد ہوئے جن میں پُرمغز علمی اور تحقیقی مقالے پڑھے گئے تھے۔ لاہور کی جماعت اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس یادگار اور تاریخی موقع پر مختلف مساعی کی توفیق ملی تھی ذیل کے مضمون میں انہی یادگار تقریبات کا ذکر کیا گیا ہے جو اسلامی اصول کی فلاسفی کی صد سالہ تقریبات سے متعلق ہیں۔

لاہور میں سب سے پہلے تو ایک مرکزی کمیٹی بنی تھی جو کہ براہ راست مکرم حمید نصر اللہ خان صاحب امیر لاہور کی نگرانی میں تھی اس کمیٹی کے بہت سے اور مسلسل اجلاسات گیسٹ ہاؤس میں منعقد ہوا کرتے تھے جو نام مجھے یاد ہیں ان میں مکرم راجہ غالب احمد صاحب، مکرم پروفیسر افضل صاحب، مکرم ملک شفیق صاحب ایل ڈی اے کے چیف انجینئر تھے، مکرم ملک طاہر احمد صاحب موجودہ امیر، مکرم شیخ ریاض محمود صاحب سیکرٹری ضیافت، مکرم مبشر احمد دہلوی صاحب قائد صاحب ضلع شامل تھے۔ عاجز کی یہ خوش بختی رہی کہ مجھے بھی علم ومعرفت کی اس تحقیقی مجلس میں بیٹھنے، سننے اور سیکھنے کے مواقع ملے وہاں بہت ہی پُرمغز علمی اور تحقیقی باتیں ہوا کرتی تھیں۔ جماعت کے بہت سے صاحب علم اور صاحب زبان، دانشوروں کی علمی محفل میسر ہوئی۔ اس کمیٹی کی زیرنگرانی بہت سے پروگرام بنائے گئے تھے اس کمیٹی کے اندر دیگر پروگراموں کے علاوہ جو قابل ذکر تحقیقی کام ہوا تھا وہ ٹاؤن ہال کی اس تاریخی جگہ کا پتہ کرنا تھا کہ اب وہ کہاں ہے۔

کوئیز مقابلہ

نظارت اشاعت کے زیر اہتمام کوئیز اسلامی اصول کی فلاسفی مقابلے مورخہ 21 تا 23 مارچ 1996ء کو ربوہ میں منعقد ہوئے۔ یہ مقابلے اردو اور انگریزی زبانوں میں تھے اور ہر ضلع سے تین تین ارکان پر مشتمل ٹیموں نے شرکت کی تھی۔ ان مقابلوں میں ضلع لاہور کو بھی شرکت کی توفیق ملی۔

خاکسار کو فروری اور مارچ 1996ء میں مکرم میجر عبداللطیف صاحب نائب امیر ضلع لاہور کی طرف سے دو سرکلرز یکے بعد دیگرے وصول ہوئے تھے۔ ان میں ایک سرکلر مکرم عبدالحی صاحب ناظر اشاعت ربوہ کی طرف سے جبکہ دوسرا نائب ناظر اشاعت برائے سمعی وبصری کی طرف سے تھا۔ اول الذکر سرکلر میں جلسہ اعظم مذاہب عالم کی صد سالہ تقریبات کے حوالے سے اسلامی اصول کی فلاسفی کے کوئیز مقابلے کے بارے میں پروگرام درج تھا اور دونوں زبانوں کے مقابلوں کا نصاب بھی درج تھا اس کے ساتھ ہی یہ ہدایت بھی درج تھی کہ تمام اضلاع کی ٹیمیں 21 مارچ کی صبح ساڑھے آٹھ بجے تک ربوہ پہنچ جائیں۔ بہرحال خاکسار نائب امیر صاحب کے دفتر میں حاضر ہوا تو آپ نے نظارت اشاعت کے ان مقابلوں کا ذکر کیا اور ہدایت کی کہ ان مقابلوں میں شرکت کے لئے ضلع کی نمائندگی کرنی ہے۔ اردو اور انگریزی کی ٹیمیں الگ الگ تیار کریں۔ اس کے ساتھ ہی بعض عمومی ہدایات بھی دیں۔

دعاؤں کے ساتھ ان تاریخی کوئیز مقابلوں میں شرکت کے لئے خدام کے انتخاب کا سلسلہ شروع کیا گیا اور جملہ مجالس شہر میں قائدین مجالس کی توسط سے صاحب علم اور علمی مزاج اور مطالعہ کتب میں غیر معمولی رجحان رکھنے والے خدام سے رابطہ کیا گیا اور ان کی اسلامی اصول کی فلاسفی کے مطالعہ کے بارے جائزہ لیا گیا اور پھر دونوں ٹیموں کے نام پیش کئے۔ انگریزی کی ٹیم کے نام منظور کر لئے لیکن اردو کی ٹیم میں تبدیلی کرتے ہوئے مکرم میجر عبداللطیف صاحب نائب امیر نے ایک نام نکال کر اس کی جگہ میرا نام ڈال دیا اور بعد ازاں درج ذیل دونوں ٹیموں کے نام ربوہ بھجوا دیئے۔

اردو کی ٹیم۔1۔ منور علی شاہد، مجلس گلشن پارک 2۔ مکرم مبشر احمد شاہد صاحب مجلس رحمان پورہ 3۔ مکرم کاشف بن ارشد صاحب مجلس گلشن راوی۔

انگریزی کی ٹیم۔1۔ مکرم انصر رضا صاحب۔ مجلس دہلی گیٹ۔2۔ مکرم مسعود احمد ناصر صاحب مجلس علامہ اقبال ٹاؤن۔3۔ مکرم مظفر احمد صاحب مجلس جنرل ہسپتال

اور اس کے بعد دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کرا دی گئی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس دوران ہر ملاقات پر مکرم میجر عبداللطیف صاحب ٹیموں کی تیاری بارے پوچھتے رہتے تھے۔ اور عاجز نے بھی ٹیموں کے ساتھ بھرپور رابطہ رکھنے کی کوشش کی اور ان تک نائب امیر صاحب کی ہدایات پہنچاتا رہا۔ 20 مارچ کو ربوہ روانگی سے پہلے تمام اراکین کی ملاقات آپ سے ان کے دفتر میں ہوئی آپ نے ملاقات کے دوران بہت سی مفید باتیں ہمارے سامنے رکھیں اور دعاؤں اور عبادات کی تلقین کے ساتھ کامیابی کی دعا کے ساتھ ہمیں روانہ کیا۔

20 مارچ کو بذریعہ ٹرین ربوہ روانہ ہوئے مرکزی ہدایت کے مطابق ہمارا قیام دارالضیافت میں تھا۔ پروگرام کے مطابق تین راؤنڈز مقابلے ہونا تھے جس میں پہلے کوالیفائی راؤنڈ، پھر سیمی فائنل اور پھر فائنل۔ ہر راؤنڈ میں تین تین سوالات تھے اور ہر سوال 15 نمبر کا تھا 21 مارچ 1996ء کی صبح ساڑھے دس بجے کوالیفائی راؤنڈ شروع ہوا۔ اردو کوئیز میں لاہور، ساہیوال، ملتان اور ربوہ کی ٹیموں کے مابین مقابلہ ہوا۔ ربوہ کی ٹیم صد فیصد 45/45 کے ساتھ اول اور لاہور کی ٹیم دوئم رہی۔ 22 مارچ صبح ساڑھے آٹھ بجے لاہور، ربوہ، کراچی اور فیصل آباد کے درمیان سیمی فائنل مقابلے ہوئے اس میں لاہور کی ٹیم اول اور ربوہ کی ٹیم دوئم رہی۔ 23 مارچ کو فائنل مقابلے تھے جو حسب سابق صبح ساڑھے 8 بجے شروع ہوئے۔ یہ بہت ہی دلچسپ مقابلے تھے اور ان مقابلوں کے دوران میں کچھ جذباتی کیفیت میں بھی تھا کیونکہ یہ بات میرے ذہن میں تھی کہ جلسہ اعظم مذاہب عالم لاہور میں ہوا تھا اس لئے ان مقابلوں میں لاہور ہی کا نام بالا رہنا چاہئے۔ اس جذباتی کیفیت میں میں درود شریف کا ورد کثرت سے کرتا رہا۔ اور بعد میں مجھ سے پوچھا بھی گیا تھا کہ تم کیا پڑھتے رہتے تھے۔ بہرحال فائنل مقابلے ہوئے۔ مقابلہ اردو میں لاہور کی ٹیم اول رہی۔ انگریزی مقابلہ کوئیز میں شرکت کرنے والی ٹیموں کی کمی کے باعث کوالیفائی راؤنڈ کے بعد براہ راست فائنل مقابلے ہوئے اور اس میں لاہور کی ٹیم تیسری پوزیشن پر رہی۔

اسی روز 23 مارچ 1996ء کو تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت صاحب مہمان خصوصی تھے۔ آپ نے جیتنے والی ٹیموں کے تمام اراکین میں انعامات تقسیم فرمائے، بعد میں تمام ٹیموں نے چائے کی دعوت میں شرکت کی جس میں ربوہ کے دیگر معززین وصاحب علم احباب نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر لاہور کی ٹیموں کے اراکین کو مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی ملی جو کہ اب یقینی طور پر ایک تاریخی اور یادگار تصویر ہے۔

اس مرکزی کوئیز مقابلوں کے بعد لاہور میں درج ذیل پروگرام بھی منعقد ہوئے تھے۔

دیگر سیمینار

مرکزی کمیٹی کے پروگرام کے مطابق پہلا سیمینار خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام مورخہ 7 مارچ کو ڈی نیو مسلم ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ اس سیمینار کا عنوان جلسہ اعظم مذاہب تھا۔ اجلاس کی صدارت مکرم حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ نے کی۔ اس سیمینار میں تین درج ذیل موضوع پر علمی، تحقیقی اور معلوماتی تقاریر پڑھی گئیں تھیں پہلی تقریر مکرم راجہ غالب احمد صاحب کی تھی اور آپ کا موضوع تھا جلسہ مذاہب عالم 1896ء ایک تعارف۔ دوسری تقریر مکرم پروفیسر محمد افضل صاحب کی تھی اور آپ کی تقریر کا عنوان جلسہ مذاہب عالم کے پانچ سوالات۔ ایک تقابلی جائزہ، تھا، تیسری اور آخری تقریر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کی تھی اور آپ کی تقریر کا عنوان تھا کہ مضمون بالا رہا۔ اختتام پر مکرم محترم امیر صاحب نے اختتامی کلمات کے بعد دعا کرائی اور بعد ازاں تمام شرکاء کو عشائیہ دیا گیا تھا۔

دوسرا سیمینار مورخہ 15/ اپریل 1996ء کو ٹاؤن شپ میں منعقد ہوا۔ اس کی صدارت

محترم امیر صاحب ضلع نے کی اور اس میں بھی ایک صد سے زائد احمدی اور پچاس کے قریب مہمانوں نے شرکت کی۔ اس میں بھی تین ہی تقاریر تھیں جس میں جلسہ مذاہب عالم کے مزید دیگر پہلوؤں پر مقررین نے روشنی ڈالی۔ مقررین میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، مکرم عبدالسمیع خان صاحب مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان اور مکرم ظفراللہ خان صاحب طاہر مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ پاکستان شامل تھے جو بہت ہی تحقیقی اور معلوماتی اور پُرمغز تقاریر تھیں ان دنوں چوہدری منور علی صاحب قائد ضلع تھے۔

بین المجالس کوئیز

ضلعی کمیٹی کے پروگرام وہدایت کے مطابق ایک بین المجالس کوئز مقابلہ 31 مئی 1996ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم مبشر احمد دہلوی سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ لاہور نے کی۔ ناظم تعلیم خدام الاحمدیہ ضلع نے تعارف پروگرام وپس منظر بیان کیا۔ اس کوئز مقابلہ میں مجالس اسلامیہ پارک، رحمان پورہ، شاہدرہ ٹاؤن، دہلی گیٹ، دارالذکر، ٹاؤن شپ، وحدت کالونی، گلشن راوی، رحمان پورہ، اقبال ٹاؤن نے شرکت کی۔ ان مقابلوں کے فائنل برائے ایم ٹی اے مورخہ 6 جولائی 1996ء کو ایم ٹی اے لاہور کے سٹوڈیو میں منعقد ہوئے۔ خدام نے درج ذیل امتیازی پوزیشنیں حاصل کیں۔ اول۔ مکرم کاشف بن ارشد صاحب مجلس گلشن راوی۔ دوم۔ مکرم قیصر ندیم صاحب مجلس دارالذکر۔ سوم۔ مکرم مسعود ناصر صاحب مجلس اقبال ٹاؤن۔

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور کے زیراہتمام کامیاب کوئز مقابلے 23/ اگست 1996ء کو دارالذکر لاہور میں منعقد ہوئے تھے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب خادم قائد علاقہ کی بھرپور ذاتی توجہ ونگرانی میں مثالی پروگرام منعقد ہوا تھا۔ علاقہ کی ٹیم میں لاہور کے دو خدام نے بھی شرکت کی تھی اور سوم پوزیشن حاصل کی تھی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم راجہ منیر احمد خاں صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ اس کے علاوہ بعض مجالس میں بھی اس یادگار اور تاریخی موقع پر متعدد پروگرام ہوئے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی ایک ایسا مضمون ہے جو ہر تعلیم یافتہ احمدی کے لئے علمی اکسیر ہے خصوصاً طالب علموں کو تو لازمی اس سے بھرپور استفادہ کرتے رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس روحانی مائدہ سے بھرپور استفادہ کرنے اور اس آسمانی پانی کے جام خود بھی پینے اور دوسروں، غیروں کو بھی پلانے کی توفیق عطا فرماتا رہے کہ ہم روحانی اور جسمانی دونوں حالتوں میں سرسبز وشاداب رہیں۔

☆......☆......☆

مکرم طاہر مہدی صاحب

مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ

مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب (مرحوم) واقف زندگی 18۔ اگست 2014ء کو وفات پاگئیں۔ آپ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب سابق نائب ناظر تعلیم ومینیجر نصرت گرلز ہائی سکول کی بیٹی تھیں۔ تقسیم ہند سے قبل آپ کی شادی چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب ابن حضرت چوہدری عنایت اللہ صاحب کے ساتھ ہوئی۔

چوہدری علی اکبر صاحب کو ان کے غیر از جماعت والد نے کسی عزیز کے مشورہ پر پسرور کے ہائی سکول سے نکال کر قادیان ہائی سکول میں داخل کروایا۔ اس طرح آپ 1916ء میں حضرت مصلح موعود کی خلافت کے ابتدائی دور میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔

رشتے سے قبل والدین نے آپ کو اپنے بارے میں اور اپنے نیک رشتے کے بارے میں دعا کرنے کو کہا چند دن دعا کرنے کے بعد آپ نے اپنے والد صاحب کو خواب سنائی کہ خواب میں ان کو ان کے ماموں چوہدری محمد اشرف صاحب نے خواب میں فارم دیا ہے کہ اس فارم پر دستخط کردو یہ زندگی وقف کرنے کا فارم ہے جو آپ نے دستخط کر کے واپس کر دیا خواب کے چند دنوں بعد ہی ان کے والدین کو حضرت چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلول پور رفیق حضرت مسیح موعود نے اپنے بیٹے محفوظ الرحمٰن جو واقف زندگی تھے کے لئے رشتہ بھجوایا۔ جس کو ان کے والدین نے خواب کی روشنی میں فوراً قبول کرلیا۔

آپ کے میاں پاکستان بننے کے بعد جماعت کی طرف سے T.I کالج میں کام کر رہے تھے، کالج ربوہ منتقل ہونے کے بعد آپ ربوہ آگئیں۔ محلّہ دارالصدر شمالی میں صرف چند گھر بنے تھے بجلی بھی نہیں تھی اور T.I کالج کی تعمیر ہو رہی تھی کئی دفعہ حضرت میاں ناصر احمد صاحب (پرنسپل) آپ کے میاں کو تعمیراتی سامان لانے کے لئے اور دوسرے کاموں کے لئے ربوہ سے باہر بھجوادیتے ذرائع آمدورفت اس زمانے میں مشکل تھے۔ لہٰذا آپ کے میاں کو ایک دو راتیں ربوہ سے باہر گزارنی پڑتیں۔ تو آپ نہایت ہمت اور حوصلے سے رات کو صحن میں چارپائیاں بچھا کر ان پر سفید چادر ڈالتیں یہ زمانہ بہت کم آبادی والا تھا اور چوری چکاری کا تھا۔ آپ بچوں کو سلا کر پاس بیٹھی رہتی تھیں۔ لیکن خاوند کے لئے کبھی مشکل پیدا نہیں کی۔

56-1955ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے آپ کے میاں کو ایک سال کے لئے DPE کا کورس کرنے لاہور بھجوادیا۔ آپ نے وہ سارا وقت اپنے سسرالی گاؤں میں گزرا۔ باوجود اس کے کہ آپ کی اس وقت تک کی زندگی اپنے والدین کے ساتھ شہروں میں گزاری تھی۔ آپ نے گاؤں میں وقت گزارنے پر کبھی شکوہ شکایت نہ کی۔ اس کے بعد اپنے میاں کا کورس مکمل کرنے پر خاوند کے ساتھ ربوہ آگئیں اور باقی ساری زندگی ربوہ میں گزارنے کی توفیق پائی۔

آپ نے محلّہ میں ساری عمر جب تک نظر اور صحت ٹھیک رہی بے شمار بچے، بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ پڑھانے کی توفیق پائی۔ اس طرح محلّہ دارالصدر شمالی کی لوکل لجنہ میں جنرل سیکرٹری، سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ محلّہ کی پوزیشن ربوہ بھر میں پہلی ہوتی تھی۔ آپ گھر گھر پھر کر لجنہ کا چندہ اکٹھا کرتیں اور حضرت چھوٹی آپا، آپا امۃ النصیر اور آپا ناصرہ بیگم صاحبہ کی ہدایت پر محلے کے بعض خاندانوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بہت محبت اور محنت سے خدمت بجالاتی رہیں۔ اسی طرح حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماتحت شعبہ مال کا کام کرنے کی توفیق پائی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع سے ہی لجنہ دارالصدر شمالی کے ہفتہ وار/ مہینہ وار اجلاسات آپ کے گھر میں ہوتے۔ جس کو آپ اپنے لئے بہت بڑی سعادت اور انعام سمجھا کرتی تھیں۔ جب آپ کے بیٹے کی شادی کے بعد آپ کی بہو آپ کے ساتھ رہنے لگیں ان کو ہر وقت بہت تاکید سے یاد کراتیں کہ لجنہ کے اجلاسات ہمارے گھر میں ہونے کی جو سعادت ہے ہماری کسی غلطی اور کمزوری سے ختم نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجلاسات اب بھی اسی گھر میں ہوتے ہیں۔ اپنی بیماری میں بھی کئی دفعہ اپنی بہو سے پوچھتیں لجنہ نے ہمارے گھر اجلاسات بند تو نہیں کردیئے کوشش کرنا یہ کبھی بند نہ ہوں۔

جلسہ سالانہ پر محض اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کم و بیش اڑھائی سو مہمان ٹھہرتے تھے۔ چونکہ گھر اتنا بڑا نہیں تھا۔ اس لئے محلّہ کے پرچی خوراک والے ہر سال مہمانوں کی گنتی چیک کرنے آتے تھے۔ گھر کے ہر کونے میں مہمان رہائش پذیر ہوتے تھے۔ مہمانوں کے لئے برتن، بستر وغیرہ کا انتظام سارا سال کرتی رہتی تھیں اور انتہائی خوش مزاجی اور پُرخلوص محبت سے مہمان نوازی کرتیں اور یہی وجہ تھی کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کے علاوہ مہمان کثرت سے ان کے گھر پر رہائش رکھتے تھے۔

آپ کو اپنے تمام کام خود کرنے کی عادت تھی۔ سوائے بیماری کے آخری دو مہینے جس میں چلنے پھرنے کی معذوری شروع ہوگئی تھی۔ آپ نے اپنے کسی کام کے لئے سوال نہیں کیا۔ وفات سے تقریباً مہینہ پہلے آپ کی طبیعت بہت کمزور اور خراب ہوگئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آپ کی شدید کمزوری بیان کر کے دعا کی درخواست کی گئی تو آپ کی طبیعت اگلے دو دن میں بہت بہتر ہوگئی۔ اگلے دن بچوں کو کہنے لگیں آپ کے ابا مجھے لینے کے لئے آئے تھے اور میں جانے لگی تھی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لے آئے اور میں انتظامات کے لئے ٹھہر گئی اور نہیں گئی اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ ظاہری طور پر جب ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ آج کا دن مشکل سے گزرے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے معجزانہ طور پر صحت بہتر ہونے لگ پڑی اور یہ وقت ٹل گیا۔ خلافت خامسہ میں خاص طور پر حضور انور کی خدمت میں اپنے اور اپنے خاوند کے انجام بخیر ہونے کی دعا کرتیں۔ آپ نمازوں اور تہجد کا اہتمام کرتی تھیں۔ ایک سال پہلے تک جب نظر بالکل خراب نہیں ہوئی تھی قرآن مجید کثرت سے پڑھتی تھیں۔

حضرت مصلح موعود کی وفات سے دو تین دن پہلے کہنے لگیں۔ میں نے خواب میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو بہت بڑے فوجی سپہ سالار کے روپ میں دیکھا ہے اور اس فوجی وردی میں آپ بہت خوبصورت نظر آرہے ہیں۔ اکثر اس بات کا ذکر کرتی تھیں کہ آپ حضرت آپا ناصرہ بیگم صاحبہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں اور جب حضور انور ناظر اعلیٰ تھے اور اسیر کئے گئے تھے اور آپ چند دفعہ ملنے کے لئے گئیں۔ تو آپ کی موجودگی میں حضرت آپا جان کو حضور کی رہائی کا فون آیا اور جب آپ رہائی کے بعد گھر تشریف لائے۔ اس وقت بھی آپ حضرت آپا جان کے گھر موجود تھیں۔

لجنہ کے حوالے سے آپ بزرگ خواتین کی بیشمار شفقتوں اور مہربانیوں کے واقعات کا بڑی کثرت سے ذکر کرتی تھیں اور اپنی اولاد کو ہر وقت جماعت کے کاموں میں حصہ لینے کی تاکید کیا کرتی تھیں اور اپنی حیثیت کے مطابق صدقہ خیرات میں بھی کثرت سے حصہ لیتی تھیں۔ آپ نے اپنے لواحقین میں دو بیٹے وسیم احمد صاحب صدر انصار اللہ یوکے، رفیع احمد طاہر صاحب سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور اپنی بہوؤں کے علاوہ ایک پوتا اور چھ پوتیاں چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو آپ کی طرف سے کی جانے والی غیر معمولی دعاؤں کا وارث بنائے اور اگلی نسلوں کو دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آپ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ 1/9 حصہ کی موصیہ تھیں اور تمام وصیت اپنی زندگی میں ادا کر چکی تھیں۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت آپ کی تدفین دارالفضل بہشتی مقبرہ میں کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆☆☆☆☆☆☆

مکرم بشیر الدین کمال صاحب

قربانی کرنے والوں کو خدا اور رسول کی بشارتیں

قربانی جان کی بھی ہوتی ہے مال کی بھی ہوتی ہے وقت کی بھی ہوتی ہے اور عزت وغیرہ کی بھی ہوتی ہے۔ سب سے مشکل قربانی جان کی ہوتی ہے اس کا درجہ خدا کے ہاں بہت بڑا ہے۔ ایسے شخص کو شہید کہتے ہیں۔ ایسے لوگ بہت ہی خوش قسمت ہوتے ہیں جو آناً فاناً خدا کی گود میں چلے جاتے ہیں۔

اس کے بعد مال کی قربانی ہے۔ مال سے انسان بہت محبت کرتا ہے۔ اس لئے بعض دفعہ انسان مال کی قربانی کرنے سے ہچکچاتا ہے۔ لیکن مال کی قربانی کرنے والے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے بہت اجر رکھا ہے۔ اس قربانی کی اہمیت و ضرورت اس سے بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت دفعہ اس قربانی کا ذکر کیا ہے۔ زکوٰۃ کو خدا تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے جیسے نماز۔ زکوٰۃ کا بڑا مصرف غربا ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنے غریب بندوں سے کتنا پیار ہے اور خدا تعالیٰ یہ برداشت نہیں کرتا کہ اس کے غریب بندے بھوکے سوئیں یا بھوکے رہیں اور پھر امراء کے مال میں غرباء کا حصہ مقرر کر دیا ہے تا کہ امراء کو بھی اپنے غریب بھائیوں کا خیال رہے اور ان کا مال بھی پاک ہوتا رہے۔

دوسرے مال کے بغیر نہ کوئی گھر چل سکتا ہے نہ سلطنتیں چل سکتی ہیں نہ الٰہی سلسلے چل سکتے ہیں اور نہ کوئی حکومت چل سکتی ہے۔ گھر چلانے کے لئے مرد کو کمانا پڑتا ہے۔ محنت مزدوری کرنی پڑتی ہے تب جا کر وہ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال سکتا ہے۔ حکومت چلانے کے لئے ٹیکس لینا پڑتے ہیں۔ اگر کوئی نہ دے تو زبردستی ٹیکس لیا جاتا ہے۔ اگر حکومتیں ٹیکس نہ لیں تو حکومت کے کاروبار نہیں چل سکتے۔ الٰہی سلسلے بھی اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے چندہ وغیرہ لیتے ہیں لیکن زبردستی نہیں بلکہ یہ اس اخلاص کا نتیجہ ہوتے ہیں جو خدا اور اس کے رسول نے ان کے دلوں میں بھرا ہوتا ہے اور جو انمول ہوتا ہے۔ ایسے لوگ اخلاص سے اپنے تجوریوں کے منہ کھول دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بعض لوگوں نے اتنی مالی قربانی کی کہ آپ کو روکنا پڑا اور یہ کہا کہ اب آپ کو مالی قربانی کی ضرورت نہیں۔

مثال کے طور پر حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب

مالی قربانی کے بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

چندے کی ابتداء اسی سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھ دیا گیا۔ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپ کی منشا تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے ابوبکر نے سارا مال سامنے لا کر رکھ دیا اور حضرت عمر نے نصف مال۔ آپ نے فرمایا یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے۔ اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہیں کہ مدد دینی بھی ضروری ہے۔ (ملفوظات جلد 3 ص 361)

پھر فرماتے ہیں:۔

”یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کو نباہنا چاہئے اس کے برخلاف کرتے ہیں خیانت ہوا کرتی ہے۔ کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔ ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتی ہیں اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور خلوص کا کام ہے“۔ (ملفوظات جلد 3 ص 361)

پھر فرماتے ہیں:۔

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک اور قوم پیدا کرے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں یہ تم پر اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔
(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 397)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو زندگیاں عطا فرمائی ہیں۔ ایک جسمانی اور دوسری روحانی یہ نکتہ بھی حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتایا۔ جسمانی زندگی کی نشوونما کے لئے انسان مال کماتا ہے۔ اپنے آپ پر اور اپنے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ انہیں مختلف قسم کی خوراک وغیرہ دیتا ہے جس سے ان کی نشوونما ہوتی ہے۔ اگر وہ جسمانی زندگی کی نشوونما کے لئے مال خرچ نہ کرے تو جسم کی نشوونما نہیں ہوتی۔ اسی طرح روحانی زندگی کی نشوونما کے لئے بھی مال خرچ کرنا پڑتا ہے۔ پس روحانی زندگی کی نشوونما کے لئے فرستادوں کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چندہ کی صورت میں مال خرچ کرے۔ ان کے مال سے قرآن کریم کی اشاعت ہوتی ہے۔ دین حق کا پیغام تمام دنیا میں پہنچایا جاتا ہے۔ دین حق پھیلتا ہے۔ خدا اور اس کے رسول کی آواز مختلف طریقوں سے لوگوں تک پہنچائی جاتی ہے۔ لوگ خدا کی آواز سنتے ہیں۔ اس کے آگے جھکتے ہیں۔ اس کو پاتے ہیں اس سے پیار کرتے ہیں۔ بیوت الذکر تعمیر ہوتی ہیں۔ ضیافت پر خرچ ہوتا ہے۔ دین حق کی تائید میں کتابیں شائع کی جاتی ہیں اور پھیلائی جاتی ہیں تعلیم عام کی جاتی ہے۔ مذہبی بھی اور دنیاوی بھی اور پھر تربیت پر روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ پریس وغیرہ لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن کریم، دینی لٹریچر، اخبار وغیرہ شائع کئے جاتے ہیں۔ غرض اللہ کے بندوں کا دیا ہوا مال دینی کاموں پر خرچ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے ایسے لوگوں پر نازل ہوتے ہیں۔ ان کو خوشخبریاں ملتی ہیں۔ سکون قلب عطا ہوتا ہے یہ کتنی بڑی نعمتیں ہیں۔ پس جب ہم جسمانی ترقی اور نشوونما کے لئے بڑی کوشش سے مال کماتے ہیں اور پھر خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح روحانی زندگی کی ترقی و نشوونما کے لئے مال کمانا اور خرچ کرنا ضروری ہے اور یہ مال خدا کی راہ میں اس کی خوشنودی اور اس کی جنت حاصل کرنے کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ نہیں آئے گا کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے“۔
(الحکم 10 جولائی 1903ء ص 8)

خدا تعالیٰ کے مامور جب دنیا میں آتے ہیں تو ان کو بھی خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں اور ان ذرائع کے بجا لانے کے لئے مال خرچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تب وہ اپنے متبعین سے مالی قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کا کوئی بھی تابع اس مالی قربانی سے باہر نہ رہے اس طرح وہ بھی خدا تعالیٰ کی جنت کا وارث ٹھہرے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اس لئے غریب سے غریب آدمی سے بھی ان کا مطالبہ ہوتا ہے کہ وہ مالی قربانی سے باہر نہ رہیں بلکہ اپنی آمدنی کے مطابق وہ قربانی پیش کرے خواہ اس کی آمدنی قلیل ہی کیوں نہ ہو۔

مالی قربانی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

”اے مومنو کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے گی (وہ تجارت یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ (تمہارے ایسا کرنے پر) وہ تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا اور تم کو ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے پاک مکانوں میں (تم کو رکھے گا) یہ بڑی کامیابی ہے“ (جو وہ تم کو دے گا) (سورۃ صف آیت نمبر 11 تا 13)

ان آیات میں ایک تجارت کی خبر دی گئی ہے دنیا میں لوگ تجارت کرتے ہیں۔ اس میں نقصان کا بھی اندیشہ ہوتا ہے لیکن یہ ایسی تجارت ہے کہ اس میں نقصان اور گھاٹے کا ذرا بھر بھی اندیشہ نہیں اور پھر ایسی تجارت کرنے والے کو دردناک عذاب کا بھی اندیشہ نہیں۔ دردناک عذاب بڑا سخت ہے۔ پس کتنی مبارک یہ تجارت ہے جس کی خدا نے خبر دی اور وہ ہے سب سے پہلے خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تجارت ہمیں تبھی یہ فائدہ دے سکتی ہے۔ جب ہم پہلے خدا اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے ہوں گے ورنہ فائدہ نہیں دے گی۔

پھر فرمایا:

جب خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آؤ پھر اللہ اور رسولؐ کے رستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کو فدا کر دو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مالی جہاد پہلے ہے اور مقدم ہے جبکہ اس میں ہر کوئی حصہ لے سکتا ہے خواہ وہ امیر ہے یا غریب۔ اس مالی جہاد کا یہ نتیجہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ آپ کے گناہ بخش دے گا اور آپ کو اپنی جنتوں میں داخل کرے گا اور پھر ان جنتوں میں پاک مکانات رہائش کے لئے دیئے جائیں گے۔ یہ کتنی بڑی خوشخبری ہے جس کو یہ پھل جائے اس کو اور کیا چاہئے۔ پس آگے بڑھو اور خدا کی جنتوں میں داخل ہونے کی کوشش کرو۔

مالی قربانی کی اہمیت اس امر سے بھی واضح ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مالی قربانی کرنے والے کو جنت ملتی ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ ایک قبرستان (بہشتی مقبرہ) تیار کر جس میں پاک لوگ ہی دفن ہوں اور جو مالی قربانی کرنے والے ہوں اور وہ وصیت کرنے والے ہوں کہ 1/10 سے لے کر 1/3 تک مالی قربانی کریں گے دیگر امور کے علاوہ۔ تب ہی وہ اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں گے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اس قبرستان (بہشتی مقبرہ) میں دفن ہونے والا لازمی جنتی ہوگا۔ اس طرح خدا کی وہ بات بھی پوری ہوگئی کہ مالی جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا جو سورۃ صف میں بیان ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”اس وقت کا قدر کرو اور اگر تم اس قدر خدمت

باقی صفحہ 6 پر

مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب

تعلیم الاسلام کالج سے متعلق دوسروں کے تاثرات

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی براہِ راست قیادت کے زمانہ میں کالج کا نظامِ تعلیم وتربیت کس درجہ کامیاب رہا۔اس کا کسی قدر اندازہ اُن تاثرات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔جن کا اظہار غیرازجماعت حلقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم اور سرآوردہ اصحاب نے کیا ہے۔

☆میاں افضل حسین صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور(1964ء)

''میرے لئے یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ہر اعتبار سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔'' (تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ 158)

☆پروفیسر سراج الدین صاحب سیکرٹری محکمہ تعلیم مغربی پاکستان(1955ء)

''خالصۃً ذاتی عزم وکوشش کے نتیجہ میں ربوہ میں تعلیم الاسلام کالج جیسی درسگاہ کو قائم کردکھانا اور پھر اسے پروان چڑھا کر اسے موجودہ معیار تک لانا ایک عظیم کارنامہ ہے۔تعلیم الاسلام کالج کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اسے ایک ایسے پرنسپل کی راہنمائی حاصل ہے جو ایمان ویقین،خلوص وفدائیت اور بلند کرداری کے اعلیٰ اوصاف سے مالا مال ہے۔آج ہمیں ایسے ہی باہمت،بلند حوصلہ اور اہل انسانوں کی ضرورت ہے۔تاہم میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے دل میں اور ان تمام لوگوں کے دلوں میں جو اس صوبے میں تعلیم سے کسی نہ کسی طرح متعلق ہیں محبت کا ایک خاص مقام ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ تعلیم الاسلام کالج دونمایاں اور ممتاز شخصیتوں والد اور فرزند کی محنت،محبت اور شفقت کا ثمرہ ہے۔میری مراد آپ کی جماعت کے واجب الاحترام امام جو اس کالج کے بانی ہیں اور اُن کے لائق وفائق فرزند مرزا ناصر احمد صاحب سے ہے۔وہ اپنے مشہور و معروف خاندان کی قائم کردہ روایات کو وقف کی روح اور ایک ایسے جذبہ وجوش کے ساتھ چلا رہے ہیں جو دوسرے ممالک میں شاذ ہی نظر آتا ہے۔جب میں اس کالج پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے انگلستان اور امریکہ میں علم کی ترویج اور اس کے فروغ کے متعلق انسانوں کے وہ عظیم محسن یاد آئے بغیر نہیں رہتے جنہوں نے خدمت کی نیت سے آکسفورڈ،کیمبرج،ہارورڈ میں کالج قائم کئے۔خالصۃً ذاتی عزم وہمت کے بل بوتے پر ربوہ میں ایک ایسی درسگاہ قائم کر دکھانا ایک عظیم کارنامہ ہے اور پھر اس کی آبیاری کرنا اور پروان چڑھا کر اسے حسن وخوبی اور مضبوطی واستحکام سے مالا مال کر دکھانا اور بھی زیادہ قابل ستائش ہے۔ایک ایسے پرائیویٹ ادارے کو دیکھ کر جو باہمی مخاصمت اور ایک دوسرے کے خلاف سازشوں سے پاک ہو اور جس کی تمام تر کوششیں اعلیٰ تر مقاصد کے حصول کے لئے وقف ہوں،استعجاب اور رشک کے جذبات کا اُبھرنا ایک قدرتی امر ہے۔آپ کے امام جماعت کو علم اور اس کی ترویج سے جو محبت ہے آپ کے پرنسپل صاحب اور ممبران سٹاف ایسے ماہرین تعلیم بھی اس میں حصہ دار ہیں۔مرزا ناصر احمد صاحب جنہیں اپنے شاگردوں میں شامل کرنا میرے لئے باعث عزت ہے۔برصغیر ہندوپاکستان کے نامور ماہر تعلیم ہیں۔یہ کالج کی خوش قسمتی ہے کہ اسے ایک ایسے پرنسپل کی راہنمائی حاصل ہے جو اپنی زندگی میں آج کے دن تک بڑی مستقل مزاجی کے ساتھ مقررہ نصب العین کے حصول کے لئے چلے آرہے ہیں اور زمانے کے اتار چڑھاؤ ان کے لئے سدراہ ثابت نہیں ہو سکے۔ان سے کم اہلیت اور کم عزم وحوصلہ کا انسان ہوتا تو زمانے کے اتار چڑھاؤ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو ایمان و یقین،فدائیت اور بلند کرداری کے اوصاف سے متصف ہوں۔مرزا ناصر احمد صاحب سے تعارف اور ان کی دوستی کے شرف سے مشرف ہونا عزم و ہمت کے از سرنو بحال ہونے کے علاوہ خود اپنے آپ کو اس مستقبل کے بارے میں جو زمانے کے پریشان کن بادلوں کے پیچھے پوشیدہ ہے۔ایک پختہ اور غیر متزلزل اتحاد سے بہرہ ور کرنے کے مترادف ہے۔'' (الفضل ربوہ 17/اکتوبر 1962ء)

☆جناب حماد رضا صاحب کمشنر سرگودھا (1962ء)

''میں مبارک باد دیتا ہوں اس کالج کے بانیوں کو کہ انہوں نے اس ادارہ کو قائم کیا پھر اُسے ترقی دے کر اس حد تک لائے اور اب اُسے ترقی دینے کے خواہاں ہیں۔مجھے پرنسپل صاحب سے پتہ چلا ہے کہ ہر سال ہی اس کالج کے نتائج یونیورسٹی اور بورڈ کی شرح فیصد سے زیادہ رہتے ہیں یہ امر واقعی باعثِ مسرت ہے میں پرنسپل اور اُن کے سٹاف کی خدمت میں دلی مبارک پیش کرتا ہوں کہ وہ ایک ایسے ادارہ کی سربراہی کا فرض ادا کر رہے ہیں جس پر وہ فخر کر سکتے ہیں۔''

☆سابق سیکرٹری محکمہ تعلیم جناب انور عادل صاحب سی ایس پی سیکرٹری صوبائی وزارتِ داخلہ۔(62-1961ء)

''بلاشبہ آپ کا یہ تعلیمی ادارہ اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہے کہ اُسے وہ ماحول میسر ہے جسے ہم صحیح معنوں میں تعلیمی ماحول کہتے ہیں۔یہاں دھیان بٹانے والی اور توجہ ہٹانے والی بے مقصد قسم کی غیر علمی مصروفیات ناپید ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اس خالص تعلیمی ماحول میں حصول تعلیم اور کردار سازی کے نقطہ نگاہ سے آپ کو یہاں ایک بھرپور زندگی بسر کرنے کا زرّیں موقع حاصل ہے۔اور آپ لوگ سیرت وکردار کے یکساں سانچوں میں ڈھلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔''

☆جسٹس سجاد احمد جان صاحب جج عدالتِ عالیہ مغربی پاکستان لاہور(دسمبر 1962ء)

''اس ادارے کی کشتی کے چپو بڑے ہی پختہ کار ہاتھوں میں ہیں جو جانتے ہیں کہ ماحول کے ساتھ مناسبت پیدا کرکے بالآخر ماحول پر کس قدر غلبہ پایا جاسکتا ہے یہ بجائے خود بہت بڑی خوبی پر دلالت کرتا ہے۔''

☆جسٹس انوارالحق صاحب جج عدالتِ عالیہ مغربی پاکستان لاہور۔(1962ء)

''آج آپ کے ادارہ میں آکر میری اپنی طالب علمی کا دور میری آنکھوں کے سامنے آگیا۔آکسفورڈ جیسی فضا دیکھ کر میرے دل میں پرانی یادیں تازہ ہوگئی ہیں۔اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو مثالی تعلیمی اور تربیتی ماحول میسّر ہے جہاں دوسری جگہوں کی مضرت انگیز مصروفیات ناپید ہیں۔''

☆پروفیسر حمید احمد خاں صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور(1963ء)

''یہ کالج دوسری غیر سرکاری درسگاہوں کی طرح ہمارے قومی نظام تعلیم میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔مجھے اس میں قطعاً شبہ نہیں کہ قومی جماعتوں اور انجمنوں کی قائم کی ہوئی درسگاہیں اپنی خامیوں اور کمزوریوں کے باوجود ہماری اجتماعی زندگی میں ایک بنیادی ضرورت کو پورا کر رہی ہیں۔اور ان کے نہ ہونے سے ہماری زندگیوں میں ایک خلا ہوگا''۔

☆ مولانا صلاح الدین احمد ایڈیٹر''ادبی دُنیا''(1963ء)

آپ کی خوش بختی یہ ہے کہ آپ نے جس ادارے میں تعلیم وتربیت پائی ہے۔وہ دنیا میں دین کے امتزاج کی ایک نہایت متوازن تصور پیش کرتا ہے۔نہ صرف پیش کرتا بلکہ اسے عمل مسلسل میں ملبوس بھی کرتا چلا جاتا ہے۔خدا وہ دن جلد لائے جب ہم اس کالج کو معیاری مکمل اور منفرد کلیہ کی حیثیت وصورت میں دیکھ سکیں اور کوئی وجہ نہیں کہ جہاں کام کو کام بلکہ ایک مشن تصور کیا جاتا ہے۔جہاں طلباء کو فقط پڑھایا نہیں جاتا بلکہ ان کے مزاجوں میں ایک کوہ شکن سنجیدگی اور کردار میں ایک شریفانہ صلاحیت پیدا کی جاتی ہے اور جہاں اساتذہ کی قربانیاں اور جانفشانیاں اپنے پیچھے ایک کہکشاں نور چھوڑتی چلی جاتی ہیں وہاں اہل خیر کی تمنائیں کیوں نہ فروغ پائیں گی اور اہلِ قلم کے عزائم کیوں نہ پورے ہوں گے''۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ 162)

☆ڈاکٹر ظفر علی ہاشمی وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی لائلپور

''تعلیم الاسلام کالج ملک کا وہ ممتاز ترین ادارہ ہے جہاں کے طلباء کا اوڑھنا بچھونا علم ہے۔اور وہ علم کے حصول کو بھی ایک عبادت تصور کرتے ہیں۔''

''آپ لوگ جو اپنی قومی زبان کی خدمت کر رہے ہیں وہ ہر لحاظ سے قابل تحسین اور قابل ستائش ہے۔''

☆مولانا عبدالمجید سالک مدیر''انقلاب'' لاہور(1958ء)

تعلیم الاسلام کالج احمدی جماعت اور پرنسپل میاں ناصر احمد کی مخلصانہ مساعی اور شبانہ روز محنت کا عظیم الشان معجزہ ہے۔اس کالج کے کارکن جماعت کے تعمیری وتعلیمی تصورات کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف ہیں۔اور میرے نزدیک اس درسگاہ کی سب سے بڑی خصوصیت اور برکت یہ ہے کہ ربوہ کی فضاء آجکل شہری آلودگیوں سے قطعی طور پر محفوظ ہے اور ترغیبات بالکل مفقود ہیں جو تربیت اخلاق میں حائل ہو کر تعلیم کے بلند تصورات کو برباد کر دیتی ہیں اللہ تعالیٰ اس درسگاہ کو پاکستانیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ بابرکت بنائے اور اس کے کارپردازوں کو بیش از بیش سعی وجدوجہد کی توفیق عطا فرمائے۔

☆جناب عبدالحمید صاحب دستی وزیر تعلیم مغربی پاکستان۔(17مارچ 1957ء)

''تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی (دینی) روایات قابل تقلید وستائش ہیں پرنسپل میاں ناصر احمد کی مساعی ادارے کی ہر نوع میں تعمیر کے متعلق مبارکباد کی مستحق ہیں ادارے کے معائنے سے مجھے بہت اطمینان اور راحت نصیب ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اس درسگاہ کو برکت عطا فرمائے۔

☆صوفی غلام مصطفیٰ صاحب تبسم مدیر''لیل و نہار''و پروفیسر فلاسفی گورنمنٹ کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج اور متعلقہ اداروں کو دیکھ کر ہمیں روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے۔چند سالوں میں یہاں جس تیز رفتاری اور خوش اسلوبی سے ترقی ہوئی ہے وہ کارکنوں کے خلوص،بلند ہمتی اور استقلال کا نتیجہ ہے۔توقع ہے کہ یہ جگہ تھوڑے ہی عرصے میں ہمارے ملک کی ایک معیاری اور قابل رشک جگہ ہوگی''۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ 158-162)

بقیہ از صفحہ 5: خدا کی بشارتیں

بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے۔یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 499)

☆☆☆

مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد

اوقات طلوع فجر و غروب آفتاب ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر ہفتہ میں ایک نفلی روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس سلسلہ میں سال 2015ء کی ہر جمعرات کا ربوہ میں طلوع فجر اور غروب آفتاب اس طرح ہوگا۔

جنوری

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
22جنوری	5:42	5:35
29جنوری	5:40	5:42

فروری

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
5فروری	5:36	5:48
12فروری	5:31	5:54
19فروری	5:25	6:00
26فروری	5:18	6:06

مارچ

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
5مارچ	5:10	6:11
12مارچ	5:02	6:16
19مارچ	4:53	6:21
26مارچ	4:43	6:26

اپریل

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
2/اپریل	4:33	6:31
9/اپریل	4:23	6:35
16/اپریل	4:14	6:40
23/اپریل	4:04	6:45
30/اپریل	3:55	6:55

مئی

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
7مئی	3:47	6:55
14مئی	3:39	7:00
21مئی	3:33	7:04
28مئی	3:28	7:09

جون

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
4جون	3:24	7:13
11جون	3:22	7:16
18جون	3:22	7:19
25جون	3:24	7:20

جولائی

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
2جولائی	3:27	7:20
9جولائی	3:31	7:19
16جولائی	3:36	7:17
23جولائی	3:42	7:14
30جولائی	3:49	7:09

اگست

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
6/اگست	3:55	7:04
13/اگست	4:02	6:57
20/اگست	4:08	6:50
27/اگست	4:14	6:42

ستمبر

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
3ستمبر	4:20	6:36
10ستمبر	4:26	6:24
17ستمبر	4:31	6:15
24ستمبر	4:36	6:06

اکتوبر

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
یکم اکتوبر	4:40	5:56
8/اکتوبر	4:45	5:48
15/اکتوبر	4:50	5:39
22/اکتوبر	4:54	5:31
29/اکتوبر	4:59	5:24

نومبر

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
5نومبر	5:04	5:18
12نومبر	5:09	5:13
19نومبر	5:15	5:10
26نومبر	5:20	5:07

دسمبر

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
3دسمبر	5:25	5:06
10دسمبر	5:30	5:07
17دسمبر	5:34	5:09
24دسمبر	5:38	5:12
31دسمبر	5:41	5:17

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ثاقب حسین صاحب معلم وقف جدید لاڑکانہ شہر تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 4 دسمبر 2014ء کو صبیحہ احمد ابڑو بنت مکرم عطاء المجیب ابڑو صاحب کی تقریب آمین ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر امیر صاحب ضلع نے دعا کروائی۔ عزیزہ مکرم محمد سرور ابڑو صاحب ناظم انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کی پوتی ہے۔ عزیزہ نے ابتدائی قرآن کریم گھر والوں سے پڑھا جبکہ قرآن کریم کے تقریباً 25 پارے خاکسار نے پڑھائے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والی بنائے۔ آمین

تقریب نکاح و شادی

مکرم طاہر احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم ذیشان احمد وڑائچ صاحب ابن مکرم چوہدری ایاز محمود صاحب مرحوم آکسبرگ کے نکاح کا اعلان مورخہ 29 دسمبر 2014ء کو مکرمہ انیلہ سجاد صاحبہ بنت مکرم چوہدری سجاد حیدر صاحب آف آفنبرگ جرمنی کے ساتھ رفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں مکرم منیر احمد بسمل صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے دس ہزار یورو حق مہر پر کیا۔ اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔ اگلے روز سبرینا میرج ہال بھلوال میں دعوت ولیمہ کی تقریب منعقد کی گئی۔ دلہا مکرم چوہدری خان محمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چک 9 پنیار تحصیل بھلوال کے پوتے اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے نواسے اور والدہ کی طرف سے حضرت چوہدری بڈھے خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین کی نسل سے ہیں۔ دلہن مکرم چوہدری عصمت اللہ صاحب چک 43 جنوبی ضلع سرگودھا کی پوتی اور حضرت چوہدری غلام حیدر صاحب نمبردار رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ضیاء اللہ منگلا صاحب معلم وقف جدید کجر ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 29 دسمبر 2014ء کو خاکسار کی پھوپھی اور ساس مکرمہ مریم بی بی صاحبہ بیوہ مکرم رائے عبدالقدیر منگلا صاحب مرحوم طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بوجہ برین ہیمبرج وفات پا گئیں۔ آپ کا جنازہ ربوہ سے چک منگلا ضلع سرگودھا لایا گیا۔ اگلے روز بعد نماز ظہر و عصر مرحومہ کی نماز جنازہ ان کے بیٹے مکرم نعمت اللہ صاحب منگلا معلم وقف جدید نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان چک منگلا میں تدفین کے بعد آپ کے بھائی مکرم احمد خان منگلا صاحب (ر) معلم وقف جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے والد مکرم رائے اللہ بخش منگلا ثانی صاحب کے ساتھ 1954ء میں بیعت کی تھی اور آخری دم تک بیعت کے حق کو ادا کیا۔ مرحومہ چک منگلا کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھیں، خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا اور خطبہ باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار، دعا گو، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی اور خلافت جوبلی کی دعاؤں پر عمل کرتی تھیں۔ مرحومہ نے سوگواران میں 6 بیٹے مکرم نعمت اللہ منگلا صاحب معلموقف جدید، مکرم محمد اشفاق منگلا صاحب کارکن لیب طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ، مکرم محمد اسحق منگلا صاحب (ر) پاکستان نیوی سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ چک منگلا، مکرم ولایت خان منگلا صاحب مقیم یو کے (آپ جنازے میں شریک نہیں ہوسکے)، 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام بیٹے اور بیٹیاں صاحب اولاد ہیں۔ مرحومہ کے 12 پوتے، 14 پوتیاں، 4 نواسے، 5 نواسیاں، دو پڑپوتے اور دو پڑپوتیاں ہیں۔ مکرم محمد اظہر منگلا صاحب مربی سلسلہ مرحومہ کے بھتیجے ہیں۔ مرحومہ خاکسار کی پھوپھی اور ساس تھیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضی محمود

2014ء کی چند اہم ایجادات

ریئل لائف ہوور بورڈ

اسکیٹ بورڈ کی طرح نظر آنے والا یہ ہوور بورڈ درحقیقت کسی اڑن قالین جیسا ہے۔

امریکی کمپنی ہینڈ و نے یہ بورڈ تیار کیا ہے جو زمین سے ایک انچ بلند ہوکر ہوا میں تیرتے ہوئے آگے بڑھ سکتا ہے تاہم خاص میٹیریل سے بنی جگہوں پر اس کی بیٹری بھی پندرہ منٹ تک ہی چل پاتی ہے تاہم پھر بھی یہ اس خواب کو حقیقی شکل دینے کی جانب ایک عملی قدم ضرور ہے۔ اس انوکھے بورڈ کی قیمت دس ہزار ڈالرز رکھی گئی ہے اور اب تک اس کے صرف دس ماڈلز ہی تیار کئے گئے ہیں۔

سپر سمارٹ سپیس کرافٹ

کوئی بھی ملک پہلی کوشش میں مریخ کو چھونے میں کامیاب نہیں ہوا چاہے وہ امریکا ہو یا روس یا یورپ سب اس میں ناکام رہے، مگر 24 ستمبر کو ہندوستان ایسا کرنے میں ضرور کامیاب رہا۔ اور یہ کمال انڈین سپیس ریسرچ آرگنائزیشن کے تیار کردہ سپر سمارٹ سپیس کرافٹ، منگالیان کی بدولت ممکن ہوسکا جس کے باعث مریخ مشن کی کامیابی صرف 74 ملین ڈالرز میں ہی ممکن ہوگئی جو کہ ہالی وڈ خلائی ایڈونچر گریوٹی کی لاگت سے بھی کم تھا۔

تھری ڈی پرنٹنگ

ایسی مشین جو کسی بھی چیز کو تیار کرسکتی ہے سننے میں یہ سائنس فکشن خیال لگتا ہوگا مگر تھری ڈی پرنٹرز کے سامنے آنے کے بعد اب کوئی بھی شخص ڈیجیٹل بلیو پرنٹ کی بدولت ہر چیز کو پرنٹ کرکے تیار کرسکتا ہے۔ تھری ڈی فوڈز سے لے کر گاڑیاں انسانی اعضاء کے ٹشوز اور بھی بہت کچھ کوئی بھی چند بٹن دبا کر تیار کرسکتا ہے بس مطلوبہ آلات و میٹیریل کے علاوہ کسی اضافی خرچے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔

ایپل واچ

ایپل واچ نے کلائی پر پہنے جانے والے کمپیوٹر کا تصور بدل کر رکھ دیا ہے۔ ٹچ سکرین اور فزیکل بٹنز کی بدولت یہ گھڑی وقت بتانے کے ساتھ ساتھ ایس ایم ایس بھی ارسال کرسکے گی، راستے بتا سکے گی، فٹنس ٹریکنگ اور وائرلیس ادائیگیاں سب کچھ کر سکے گی اور خوبصورتی کے لحاظ سے بھی یہ بہترین ہے۔

بلیک فون سمارٹ موبائل

دنیا بھر میں مختلف ممالک کے خفیہ ادارے موبائل فونز پر صارفین کی نجی معلومات کو حاصل کر لیتے ہیں مگر 2014ء میں بلیک فون کے نام سے ایسی سمارٹ ڈیوائس تیار ہوئی ہے جس میں صارف کی پرائیویسی کو ہی اولین ترجیح دی گئی ہے۔ بلیک فون نامی کمپنی کے تیار کردہ اس موبائل کو امریکی ایجنٹ سنوڈن کی جانب سے موبائل فون صارفین کے ڈیٹا کے حصول کی معلومات لیک کرنے کے بعد تیار کیا گیا۔

لیپ ٹاپ کا متبادل ٹیبلٹ

مائیکرو سافٹ کا حال ہی میں متعارف کرایا جانے والا ٹیبلٹ سرفیس پرو تھری اپنی 12 انچ سکرین کے ساتھ لیپ ٹاپ کا حقیقی متبادل ثابت ہوسکتا ہے۔ اس ٹیبلٹ میں ڈیسک اپلیکشن جیسے ورڈ، ایکسل اور پاور پوائنٹ وغیرہ کو استعمال کیا جاسکتا ہے جبکہ اس کے ساتھ ایک پتلا کی بورڈ کور اور بلٹ ان سٹینڈ بھی موجود ہے جس کے ذریعے سرفیس کو ڈیسک پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اب سمارٹ فون کی ضرورت نہیں

اکثر افراد خاص طور پر خواتین اپنے سمارٹ فونز کو پرس میں رکھتی ہیں جس کی وجہ سے انہیں فون کالز یا ایس ایم ایس سمیت دیگر ضروری نوٹیفکیشنز کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہو پاتا۔

اور یہی وہ خیال ہے جو رنگلی نامی اس منفرد انگوٹھی کے پیچھے موجود ہے جو اس وقت جگمانے لگتی ہے جب کسی صارف کے سمارٹ فون پر کوئی ای میل، ایس ایم ایس یا فون کال آتی ہے۔ مرسینڈو کی ڈیزائن کردہ اس انگوٹھی کو بہت زیادہ پسند کیا جارہا ہے اور یہ آن لائن 195 ڈالرز میں فروخت کی جارہی ہے۔

ریپرز جنہیں کھایا جاسکے

کھانے کے لائق ریپرز سننے میں سائنس فکشن خیال لگتا ہے مگر وکی فوڈز کے بانی ڈیوڈ ایڈورڈ نے اسے حقیقی شکل دے دی ہے۔ انہوں نے دہی، پنیر، آئسکریم اور دیگر اشیاء کے ذریعے اپنے شیلز والے انوکھے ریپرز تیار کئے ہیں جو چیزوں کو ڈھانپنے کے ساتھ کھائے بھی جاسکتے ہیں۔

ان ریپرز کے لئے تیار کئے جانے والے شیلز کے اجزاء خشک میوے یا دیگر قدرتی اشیاء کی مدد سے تیار کئے گئے ہیں جنہیں برقی طور پر ایک دوسرے سے جوڑ دیا گیا ہے جبکہ انہیں مضبوطی دینے کے لئے کیلشیئم اور چینی کا استعمال بھی کیا گیا ہے۔ اس ایجاد کا مقصد دنیا میں پیکنگ میٹریل کے فضلے کی تعداد کو کم کرنا ہے۔

ایبولا فلٹر

ایبولا وائرس کو دہشت ناک بنانے والی اس کے پھیلنے کی رفتار ہے، ہیمو پیور ریفائر نامی فلٹر میں ایسا خصوصی ڈیزائن کردہ کارٹریج استعمال کیا گیا ہے جو ایک ڈائیلاسز مشین کے ساتھ منسلک ہوتا ہے اور یہ بیماری کے خلاف توازن واپس جسم کے حق میں لانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ فلٹر ایبولا وائرس کو اپنی جانب کھینچ کر اسے خون سے دور لے جاتا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 2 جنوری 2015ء)

آف شور اور آن شور ونڈ فارمز

وہ ونڈ فارم جو خشکی پر تیز ہوا والے علاقوں میں تعمیر کئے جاتے ہیں۔ انہیں ''آن شور ونڈ فارم'' کہا جاتا ہے۔ آن شور ونڈ فارمز کا ہوا سے پیدا کی جانے والی بجلی کی عالمی سطح پر مجموعی پیداوار میں حصہ 3 لاکھ 11 ہزار 92 میگاواٹ ہے، جس میں چین 90 ہزار 996 میگاواٹ کے ساتھ اول، امریکا 61 ہزار 79 میگاواٹ کے ساتھ دوئم اور تیسرے نمبر جرمنی ہے، جو 33 ہزار 730 میگاواٹ ہوائی بجلی پیدا کررہا ہے جب کہ سمندر کے اندر یا ساحلوں کے ساتھ قائم ونڈ فارمز جنہیں ''آف شور ونڈ فارم کہا جاتا ہے، ان سے مجموعی طور پر 7 ہزار 45 میگاواٹ ہوائی بجلی حاصل کی جائے گی، جس میں سے بڑا حصہ برطانیہ کا 3 ہزار 680 میگاواٹ، جبکہ ڈنمارک ایک ہزار 270 میگاواٹ کے ساتھ دوسرے اور چین 428 میگاواٹ ہوائی بجلی کی پیداوار کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 20 جولائی 2014ء)

سپیڈ اپ کارگو سروسز
مناسب ریٹ تیز ترین سروس
Fedex اور DHL کی سہولت
پورے پاکستان سے سامان پک کرنے کی سہولت
پروپرائیٹر: چوہدری محمد اجمل شاہد 047-6214269
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 0310-7968200

حامد ڈینٹل لیب
حامد احمد (ڈینٹل ہائیجنسٹ)
تمام جراثیم سے پاک آلات
تمام اقسام کی فلنگ پر 50% ڈسکاؤنٹ
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 047-6211510
0344-7801578

وردہ فیبرکس
Sale-Sale-Sale
سردیوں کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

تبدیلی ایڈریس
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ سے
وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ منتقل ہوچکی ہے
سروس شوز پوائنٹ
047-6212762
f /servisshoespointrabwah

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	5:30

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

16 جنوری 2015ء

8:50 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:55 am	حضور انور کا دورہ اور خطاب Roehamption یونیورسٹی 16۔اپریل 2007ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:55 pm	دینی وفقہی مسائل
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
موسم گرما کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
بااخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

FR-10